اس مسئلہ میں آنجناب ﷺ کے یہ الفاظ ((وَلِينُوْا بِاَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ))(۲۷) خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اس لیے صف بندی میں ہاتھ باندھتے وقت کہنیوں کو اس قدر نہیں تان لینا چاہیے کہ ساتھ والا شخص تنگ ہو۔ کھڑے ہونے کا انداز اور مجموعی کیفیت بھی ایسی ہونی چاہیے کہ ساتھ والا شخص تنگ نہ ہو' کیونکہ صف بندی کی حکمت یہ ہے کہ لوگوں کے دل باہم قریب ہو جائیں اور وہ اختلاف اور ناچاقی کی قباحتوں اور برائیوں سے بچ جائیں۔

(واللہ اعلم وما توفیقی الاّ باللہ)

حواشی

(۱) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب تسویة الصفوف عند الاقامة وبعدھا۔ وصحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف واقامتھا وفضل الاول فالاول منھا۔

(۲) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة والاقامة وکذلک۔

(۳) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب اقامة الصف من تمام الصلاة۔ وصحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف واقامتھا وفضل الاول فالاول منھا۔ مسلم کی روایت میں "مِنْ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ" کے بجائے "مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" کے الفاظ ہیں۔

(٤) صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف واقامتھا وفضل الاول فالاول منھا۔

(٥) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف۔

(٦) سنن النسائی' کتاب الامامة' باب کم مرة یقول استووا۔

(٧) صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف واقامتھا وفضل الاول فالاول منھا۔

(٨) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب اقامة الصف من تمام الصلاة۔

(٩) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف۔

(١٠) صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب الامر بالسکون فی الصلاة والنھی عن الاشارة بالید ورفعھا عند السلام واتمام الصفوف الأوَل والتراص فیھا والامر بالاجتماع۔

(١١) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف۔

(١٢) امام نوویؒ نے کہا ہے کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔

(١٣) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاة' باب مقام الامام من الصف۔

(١٤) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف۔

(١٥) فتح الباری ۲/۲۱۱۔

(١٦) سنن ابی داوٗد' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف۔

(١٧) صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف۔

(باقی صفحہ 64 پر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے امتحانات آئینہ قرآنی میں

مرتب: حافظ محبوب احمد خان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آبائی وطن بابل تھا جسے آج کل عراق کہتے ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۱۶۰ قبل مسیح میں ہوئی۔ تورات کے مطابق آپ کا نام ابرام اور ابراہم دونوں طرح سے آیا ہے' اور عمر مبارک ۱۷۵ سال ہوئی۔ جس شہر میں آپ کی ولادت ہوئی اس کا نام تورات میں اُر (Ur) تھا۔ مدتوں یہ شہر نقشہ سے غائب رہا' اب از سرنو نمودار ہو گیا ہے۔ کھدائی کے کام کی داغ بیل ۱۸۹۴ء میں ہی پڑ گئی تھی۔ ۱۹۲۲ء میں برطانیہ اور امریکہ کے ماہرین اثریات کی ایک مشترکہ تحقیقاتی مہم عراق کو روانہ ہوئی اور کھدائی کا کام پورے سات برس تک جاری رہا۔ اس سے جو تحریریں اور دوسری اشیاء دستیاب ہوئی ہیں ان سے آپ کے زمانہ کے لوگوں کے مذہبی' تمدنی اور معاشی حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ سر لیونارڈ وولی نے اپنی کتاب میں (جو لندن میں ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی تھی) ماہرین آثار قدیمہ کے جو تأثرات قلم بند کیے ہیں ذیل میں ان کا خلاصہ سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کی تفسیر تفہیم القرآن سے درج کیا جاتا ہے۔

اس عہد کی جو تحریرات آثارِ قدیمہ کے کھنڈروں سے دستیاب ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا نقطۂ نظر خالص مادہ پرستانہ تھا۔ دولت کمانا اور زیادہ سے زیادہ آسائش فراہم کرنا ان کا سب سے بڑا مقصد حیات تھا۔ سود خوری کثرت سے پھیلی ہوئی تھی۔ آپس میں بہت زیادہ مقدمہ بازیاں ہوا کرتی تھیں۔ آبادی تین طبقوں پر مشتمل تھی: (۱) عمیلو' یہ اونچے طبقہ کے لوگ تھے' جن میں پجاری' حکومتی عہدیدار اور فوجی افسر شامل تھے۔ اس طبقہ کو خاص امتیازات حاصل تھے۔ ان کے فوجداری اور دیوانی حقوق دوسروں سے مختلف تھے اور ان کی جان و مال کی قیمت دوسروں سے بڑھ کر تھی۔ (۲) مشکینو' یہ تاجر' اہل صنعت اور زراعت پیشہ

لوگ تھے۔ (۳) اُردو‘ یہ غلام اور مزدور پیشہ لوگ تھے۔

اُر کے کتبات میں تقریباً پانچ ہزار خداؤں کے نام ملتے ہیں۔ ملک کے مختلف شہروں کے الگ الگ خدا تھے۔ ہر شہر کا ایک خاص محافظ خدا ہوتا تھا جو ربّ البلد‘ مہادیو یا رئیس الآلِهه سمجھا جاتا تھا اور اس کا احترام دوسرے معبودوں سے زیادہ ہوتا تھا۔ اُر کا ربّ البلد ’’ننار‘‘ (چاند دیوتا) تھا اور اسی مناسبت سے بعد کے لوگوں نے اس شہر کا نام ’’قمرینہ‘‘ بھی لکھا ہے۔ دوسرا بڑا شہر لرسہ تھا جو بعد میں اُر کے بجائے مرکزِ سلطنت ہوا۔ اس کا ربّ البلد ’’شماش‘‘ (سورج دیوتا) تھا۔ ان بڑے خداؤں کے ماتحت بہت سے چھوٹے چھوٹے خدا بھی تھے جو زیادہ تر آسمانی تاروں اور سیاروں میں سے تھے اور لوگ اپنی مختلف فروعی ضروریات ان سے متعلق سمجھتے تھے۔ ان دیوی دیوتاؤں کی شبیہیں بتوں کی شکل میں بنائی گئی تھیں اور تمام مراسم عبودیت انہی کے آگے بجالائے جاتے تھے۔

’’ننار‘‘ کا بت اُر میں سب سے اونچی پہاڑی پر ایک عالی شان عمارت میں نصب تھا۔ اسی کے قریب ’’ننار‘‘ کی بیوی ’’نن گل‘‘ کا معبد تھا۔ ننار کے معبد کی شان ایک شاہی محل سرا کی سی تھی۔ اس کی خواب گاہ میں روزانہ رات کو ایک پوجارن جا کر اس کی دلہن بنتی تھی۔ مندر میں بکثرت عورتیں دیوتا کے نام پر وقف تھیں اور ان کی حیثیت دیوداسیوں (religious prostitutes) کی تھی۔ وہ عورت بڑی معزز خیال کی جاتی تھی جو خدا کے نام پر اپنی بکارت قربان کر دے۔ کم از کم ایک مرتبہ اپنے آپ کو ’’راہِ خدا‘‘ میں کسی اجنبی کے حوالے کرنا عورت کے لیے ذریعہ نجات خیال کیا جاتا تھا۔ اب یہ بیان کرنا ضروری نہیں کہ اس مذہبی قحبہ گری سے مستفید ہونے والے زیادہ تر پجاری حضرات ہی ہوتے تھے۔

ننار محض دیوتا ہی نہ تھا بلکہ ملک کا سب سے بڑا زمیندار‘ سب سے بڑا تاجر‘ سب سے بڑا کارخانہ دار اور ملک کی سیاسی زندگی کا سب سے بڑا حاکم بھی تھا۔ بکثرت باغ‘ مکانات اور زمینیں اس کے مندر کے لیے وقف تھیں۔ اس جائیداد کی آمدنی کے علاوہ کسان‘ زمیندار‘ تجار سب ہی ہر قسم کے غلے‘ دودھ‘ سونا‘ کپڑا اور دوسری چیزیں لا کر مندر میں نذر بھی کرتے تھے جنہیں وصول کرنے کے لیے مندر میں ایک بہت بڑا اسٹاف موجود تھا۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت مندر ہی میں تھی۔ پجاری اس کے جج تھے اور ان کے فیصلے ’’خدا‘‘ کے فیصلے سمجھے جاتے تھے۔ خود شاہی خاندان کی حاکمیت بھی ننار ہی سے ماخوذ تھی۔ اصل بادشاہ ننار تھا اور

فرماں روائے ملک اس کی طرف سے حکومت کرتا تھا۔ اس تعلق سے بادشاہ خود بھی معبودوں میں شامل ہو جاتا تھا اور خداؤں کے مانند اس کی پرستش کی جاتی تھی۔

اُر کا شاہی خاندان جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں حکمران تھا' اس کے بانی اوّل کا نام اُرنمّو تھا جس نے ۲۳۰۰ برس قبل مسیح میں ایک وسیع سلطنت قائم کر لی تھی۔ اس کے حدودِ مملکت مشرق میں سوسہ سے لے کر مغرب میں لبنان تک پھیلے ہوئے تھے۔ اُسی سے اس خاندان کو نمو کا نام ملا جو عربی میں جا کر نمرود ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کے بعد اس خاندان اور اس قوم پر مسلسل تباہی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پہلے عیلامیوں نے اُر کو تباہ کیا اور نمرود کو ننار کے بت سمیت پکڑ کر لے گئے۔ پھر لرسہ میں ایک عیلامی حکومت قائم ہوئی جس کے تحت اُر کا علاقہ غلام کی حیثیت سے رہا۔ آخر کار ایک عربی النسل خاندان کے ماتحت بابل نے زور پکڑا اور لرسہ اور اُر دونوں اس کے زیرِ حکم ہو گئے۔ ان تباہیوں نے ننار کے بارے میں اُر کے لوگوں کا عقیدہ متزلزل کر دیا' کیونکہ وہ ان کی حفاظت نہ کر سکا۔

تعین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ بعد کے ادوار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات کا اثر اس ملک کے لوگوں نے کہاں تک قبول کیا' لیکن ۱۹۱۰ قبل مسیح میں بابل کے بادشاہ حمورابی (بائبل کے مطابق امرافیل) نے جو قوانین مرتب کیے تھے وہ شہادت دیتے ہیں کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کی تدوین میں مشکوٰۃِ نبوت سے حاصل کی ہوئی روشنی کسی حد تک ضرور کارفرما تھی۔ ان قوانین کا مفصل کتبہ ۱۹۰۲ بعد مسیح میں ایک فرانسیسی مفتش آثارِ قدیمہ کو ملا اور اس کا انگریزی ترجمہ G.H.W. John نے ۱۹۰۳ بعد مسیح میں ''The Oldest Code of Law'' کے نام سے شائع کیا۔ اس ضابطۂ قوانین کے بہت سے اصول اور فروع موسوی شریعت سے مشابہت رکھتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام توحید کی جو دعوت لے کر اُٹھے تھے اس کا اثر صرف بُتوں کی پرستش ہی پر نہ پڑتا تھا بلکہ شاہی خاندان کی معبودیت اور حاکمیت' پجاریوں اور اونچے طبقوں کی معاشرتی' معاشی اور سیاسی حیثیت اور پورے ملک میں اجتماعی زندگی اُس کی زد میں آتی تھی۔ ان کی دعوت کو قبول کرنے کے معنی یہ تھے کہ نیچے سے اوپر تک ساری سوسائٹی کی عمارت ادھیڑ ڈالی جائے اور اسے ازسرِنو توحید اللہ کی بنیاد پر تعمیر کیا جائے۔ اسی لیے ابراہیم علیہ السلام کی آواز بلند ہوتے ہی عوام اور خواص' پجاری اور نمرود سب کے سب بیک وقت اس کو دبانے کے لیے

کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دَور کی یہ مختصر سی جھلک قرآنی مضامین کو سمجھنے میں اِن شاء اللہ بہت فائدہ مند ثابت ہو گی۔

تاریخ کے ضمن میں قرآن نے صرف ان حالات و واقعات کو بیان کیا ہے جن میں عبرت و نصیحت کے پہلو ہیں۔ قرآن تاریخ کی کتاب نہیں ہے' لہٰذا تاریخ کے اصول و ضوابط کے مطابق واقعات کی ترتیب بھی اُن شرائط کے مطابق نہیں ہوتی جن کو علماءِ تاریخ واقعات کے لیے لازم قرار دیتے ہیں' لہٰذا قرآن نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت کے یہ پہلو بیان کرنے کے لیے ترتیب و تنظیم والا معاملہ نہیں رکھا۔ تاہم جس قدر انسان کا تعلق مع القرآن مضبوط ہوتا ہے' اسی قدر وہ آسانی سے ان واقعات کو سمجھ سکتا ہے۔

آئینہ قرآنی کے یہ مناظر اس بات کو بہت اچھی طرح واضح کر دیں گے کہ آپ کو امام الناس' ابوالانبیاء' خلیل اللہ اور حنیف ☆ کیوں قرار دیا گیا اور ان مقامات پر فائز ہونے کے لیے آپ کس قدر کڑی آزمائشوں اور امتحانوں سے گزرے۔ ملت ابراہیمی کی کم و بیش چالیس سے زیادہ تعلیمات اس وقت اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ ان کو شاہ عبدالعزیزؒ نے ''تفسیر عزیزی'' میں اور مولانا بدر عالم میرٹھیؒ نے اپنی کتاب ''ترجمان السنۃ'' میں نقل کیا ہے۔ اختصار کے باعث حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت کے بہت سے پہلو تو یقیناً نگاہوں سے اوجھل رہیں گے مگر آپ کی دعوت اور قربانیوں کو سمجھنے کے لیے یقیناً اتنا بھی کافی ہے۔ آئیے آئینہ قرآنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت اور دعوت کا مطالعہ کرتے ہیں:

☆ قرآن میں متعدد مقامات پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آتا ہے۔ آپؑ کی جلالتِ قدر اور مقام و مرتبہ کا یہ عالم ہے کہ آپؑ کی تین تین نسبتیں ہیں اور تینوں ہی نہایت بلند ہیں۔ ایک نسبت اللہ کے ساتھ یہ ہے کہ آپ ''خلیل اللہ'' ہیں۔ دوسری نسبت رسولوں اور نبیوں کے ساتھ ہے' اور وہ یہ کہ آپؑ ''ابوالانبیاء'' ہیں۔ سینکڑوں جلیل القدر پیغمبر آپؑ کی نسل میں گزرے ہیں۔ اُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُل میں سے تین یعنی حضرات موسیٰ' عیسیٰ اور محمدؐ رسول اللہ علیہم الصلاۃ والسلام ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ ان میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ بن باپ کے پیدا ہوئے' لیکن ان کی والدہ مریم علیہا السلام تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل ہی سے ہیں۔ تیسری نسبت پوری نوعِ انسانی کے ساتھ یہ ہے کہ آپؑ ''امام الناس'' ہیں۔ اس جلالتِ قدر کے ساتھ قرآن میں جہاں کہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے تو اُن کو جو آخری سند دی جاتی ہے وہ یہ ہے: ''اور آپ (ابراہیم علیہ السلام) مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (البقرۃ)............ (حقیقت و اقسامِ شرک' از ڈاکٹر اسرار احمد)

امام الناس کی تعمیر کعبہ کے وقت دُعائیں

اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو وہ اُن میں پورے اترے۔ ربّ ذوالجلال نے فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا۔ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا' اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔ اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار! اس جگہ کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں ان کے کھانے کو میوے عطا کر۔ تو اللہ نے فرمایا کہ جو کافر ہوگا میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا (مگر) پھر اُس کو (عذاب) دوزخ کے (بھگتنے کے) لیے ناچار کردوں گا اور وہ بری جگہ ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کیے جاتے تھے کہ) اے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما' بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ اے پروردگار! ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو' اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بناتے رہیو۔ اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما' بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔ اے پروردگار! ان (لوگوں) میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کر جو اُن کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور اُن (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بے شک تو غالب اور صاحب حکمت ہے۔ اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہوں گے۔ جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں ربّ العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا) کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے' تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ (البقرۃ:۱۲۴تا۱۳۲)

نمرود کے دربار میں اعلائے حق

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) سبب سے کہ اللہ نے اس کو سلطنت بخشی تھی' ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے' آپ اسے مغرب سے نکال دیجیے۔ (یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا' اور اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (البقرۃ:۲۵۸)

اطمینانِ قلب کے لیے احیائے موتیٰ کی دلیل

اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرے گا؟ اللہ نے فرمایا کیا تم نے (اس بات کو) باور نہیں کیا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں' لیکن (میں دیکھنا) اس لیے (چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینانِ کامل حاصل کر لے۔ اللہ نے فرمایا کہ چار جانور پکڑوا کر اپنے پاس منگا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرا دو) پھر اُن کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھوا دو' پھر اُن کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور صاحب حکمت ہے۔ (البقرۃ:۲۶۰)

ستارہ پرست قوم کو دعوتِ توحید

اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ تم بتوں کو کیوں معبود بناتے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔ اور ہم اس طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں۔ (یعنی) جب رات نے ان کو (پردۂ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو (آسمان میں) ایک ستارا نظر پڑا۔ کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ جب وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے کہ مجھے غائب ہو جانے والے پسند نہیں۔ پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائے گا تو میں اُن لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں۔ پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے' یہ سب سے بڑا ہے' مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے لوگو! جن چیزوں کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو مَیں ان سے بیزار ہوں۔ میں نے

سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اُسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور ان کی قوم اُن سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں (کیا) بحث کرتے ہو؟ اُس نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے۔ اور جن چیزوں کو تم اُس کا شریک بناتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا' ہاں جو میرا پروردگار کچھ چاہے۔ میرا پروردگار اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا تم خیال نہیں کرتے؟ بھلا میں ان چیزوں سے جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو کیونکر ڈروں؟ جبکہ تم اِس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو جس کی اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ اب دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق امن (اور جمعیت خاطر) کا مستحق ہے؟ اگر تم سمجھ رکھتے ہو (تو بتاؤ)۔ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لیے امن (اور جمعیت خاطر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُن کی قوم کے مقابلے میں عطا کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے۔ (الانعام: ۷۴ تا ۸۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے کی خوشخبری

اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو سلام کہا' انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا۔ ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ (ابراہیم) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو اُن کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔ (فرشتوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجیے' ہم قوم لوط کی طرف (ان کے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں۔ اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔ اس نے کہا اے ہے میرے بچہ ہوگا؟ میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں' یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں۔ وہ سزاوارِ تعریف اور بزرگوار ہے۔ جب ابراہیم سے خوف جاتا رہا اور ان کو خوشخبری بھی مل گئی تو قومِ لوط کے بارے میں لگے ہم سے بحث کرنے۔ بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے' نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔ (ھود: ۶۹ تا ۷۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مکہ کے لیے امن وخوشحالی کی دعا

اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ میرے پروردگار! اس شہر کو (لوگوں کے لیے) امن کی جگہ بنادے' اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں' بچائے رکھنا۔ اے پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو تُو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے پروردگار! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں' تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے' اے پروردگار (تاکہ) یہ نماز پڑھیں' تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ اُن کی طرف جھکے رہیں' اور اُن کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔ اے پروردگار! جو بات ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا ہے' اور اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں (نہ) زمین میں نہ آسمان میں۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسمٰعیل اور اسحاق بخشے۔ بے شک میرا پروردگار! دعا سننے والا ہے۔ اے پروردگار! مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن میری اور میرے ماں باپ کی اور مؤمنوں کی مغفرت کرنا۔ (ابراہیم: ۳۵ تا ۴۱)

اس راہ میں جو سب پہ گزرتی ہے سو گزری

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو' بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکیں؟ ابا جان مجھے ایسا علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا' تو میرے ساتھ ہو جائیے میں آپ کو سیدھی راہ پر چلا دوں گا۔ ابا جان شیطان کی پرستش نہ کیجیے' بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔ ابا جان مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو رحمٰن کا عذاب آ پکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں۔ اس نے کہا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے؟ اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جا۔ ابراہیم نے سلام علیک کہا (اور کہا کہ) میں آپ کے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا' بے شک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔ اور میں آپ لوگوں سے اور جن کو آپ اللہ کے سوا پکارا کرتے ہیں ان سے کنارا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا۔ اُمید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔ اور جب ابراہیم اُن لوگوں سے اور جن کی وہ خدا کے سوا پرستش کرتے

تھے ان سے الگ ہو گئے تو ہم نے ان کو اسحاق اور (اسحاق کو) یعقوب بخشے۔ اور سب کو پیغمبر بنایا۔ اور ان کو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں اور ان کا ذکر جمیل بلند کیا۔ (مریم:۴۱ تا ۵۰)

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

اور ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت دی تھی اور ہم اُن (کے حال) سے واقف تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا مورتیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم معتکف (وقائم) ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پرستش کرتے دیکھا ہے۔ (ابراہیم نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس (واقعی) حق لائے ہو یا (ہم سے) کھیل (کی باتیں) کرتے ہو؟ (ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے اُن کو پیدا کیا ہے اور میں اس (بات) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں۔ اور اللہ کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا۔ پھر اُن کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا' مگر ایک بڑے (بت) کو (نہ توڑا)' تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ کہنے لگے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ وہ تو کوئی ظالم ہے! لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک جوان کو اُن کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اُس کو ابراہیم کہتے ہیں۔ وہ بولے کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تا کہ وہ گواہ رہیں۔ (جب ابراہیم آئے تو) بت پرستوں نے کہا کہ ابراہیم بھلا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے کیا ہے؟ (ابراہیم نے) کہا بلکہ یہ اُن کے اس بڑے (بت) نے کیا (ہوگا) اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔ انہوں نے اپنے دل میں غور کیا تو آپس میں کہنے لگے بے شک تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر (شرمندہ ہو کر) سر نیچا کر لیا (اس پر بھی ابراہیم سے کہنے لگے کہ) تم جانتے ہو یہ بولتے نہیں۔ (ابراہیم نے) کہا کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو تمہیں نہ کچھ فائدہ دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں۔ تُف ہے تم پر اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اُن پر بھی' کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ (تب وہ) کہنے لگے کہ اگر تمہیں (اس سے اپنے معبودوں کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ ہم نے حکم دیا اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا)۔ ان لوگوں نے برا تو ان کا چاہا تھا مگر ہم نے انہی کو نقصان میں

ڈال دیا۔ اور ابراہیم اور لوط کو اُس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لیے برکت رکھی ہے۔ (الانبیاء: ۵۱ تا ۷۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حج بیت اللہ کے لیے ندا

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔ اور لوگوں میں حج کے لیے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو دُور (دراز) راستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں' تا کہ اپنے فائدے کے کاموں کے لیے حاضر ہوں اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایان مویشی (کے ذبح کے وقت) جو اللہ نے ان کو دیے ہیں اُن پر اللہ کا نام لیں۔ اس میں سے تم بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ۔ پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانۂ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔ (الحج: ۲۶ تا ۲۹)

صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

اور ان کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنا دو۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان کی پوجا پر قائم ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز کو سنتے ہیں؟ یا تمہیں کچھ فائدے دے سکتے یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ابراہیم نے کہا کہ تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی وہ میرے دشمن ہیں۔ لیکن خدائے ربّ العالمین (میرا دوست ہے) جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے راستہ دکھاتا ہے۔ اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے۔ اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔ اور وہ جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا۔ اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر۔ اور مجھے نعمت کی بہشت کے وارثوں میں کر۔ اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔ اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا' جس دن نہ مال ہی